روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر19 | جمعرات 13 رمضان ۔1417ھ 23 صلح 1376 ہش 23 جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توبہ کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ پیار کرتا ہے

خدا تعالیٰ جیسا غفور اور رحیم کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ پر یقین کامل رکھو کہ وہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دنیا بھر میں کوئی گناہ گار نہ رہے تو میں ایک اور امت پیدا کروں گا جو گناہ کرے اور میں اس کے گناہ بخش دوں۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام غفور ہے اور ایک رحیم۔ یاد رکھو کہ گناہ ایک زہر ہے اور ہلاکت ہے مگر توبہ اور استغفار ایک تریاق ہے۔ (کلام الٰہی) میں آیا ہے (-) اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ پاک ہو جاویں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہم نے تجھ کو بخش دیا۔ اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا۔ اور اب گناہ اسے بالطبع برا معلوم ہوگا۔ جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھ کر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھاوے، اسی طرح وہ انسان بھی گناہ نہ کرے گا جسے خدا نے بخش دیا ہے۔ مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے، حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں جو حرام اور منع ہیں۔ تو اس میں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھ دیا ہے اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 3)

مجلس افتاء

حضرت امام جماعت احمدیہ نے یکم دسمبر 1996ء تا 30- نومبر 1997ء کے لئے مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

1۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب (صدر)
2۔ محترم چوہدری عبدالرحمان صاحب (نائب صدر اول)
3۔ محترم شیخ مظفر احمد صاحب نائب صدر دوم)
4۔ محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل (سیکرٹری)
5۔ محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر
6۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد
7۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
8۔ محترم مجیب الرحمان صاحب
9۔ محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور
10۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
11۔ محترم سید عبدالحی شاہ صاحب
12۔ محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز
13۔ محترم ڈاکٹر محمد علی خانصاحب
14۔ محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں
15۔ محترم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی
16۔ محترم چوہدری محمد صدیق صاحب
17۔ محترم سید احمد علی شاہ صاحب
18۔ محترم عبدالسمیع خان صاحب
19۔ محترم جمیل الرحمان صاحب رفیق
20۔ محترم ظہیر احمد خان صاحب

اعزازی اراکین

1۔ محترم عبدالوہاب بن آدم صاحب (غانا)
2۔ محترم عبدالسلام میڈسن صاحب (ڈنمارک)

سانحہ ارتحال

مکرم صوفی بشیر احمد صاحب زعیم انصار اللہ حلقہ شمالی سابق صدر حلقہ امیر پارک گوجرانوالہ شہر والد مکرم عزیز عطاء الرقیب صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ مورخہ 97-1-12 دل کے دورہ سے بعمر 59 سال نواز شریف ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئے۔ اگلے روز ان کا جنازہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے بعد ظہر بیت الحمد گل روڈ گوجرانوالہ میں پڑھایا۔ مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد محترم مولوی بشیر احمد قمر صاحب نے ہی دعا کروائی۔

احباب موصوف کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کریں۔

موسم بہار کی شجر کاری

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ موسم بہار کی آمد آمد ہے۔ امید ہے گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی اہالیان ربوہ۔ ربوہ میں بہت زیادہ تعداد میں درخت لگائیں گے۔ گلشن احمد نرسری نزد جامعہ احمدیہ ربوہ نے احباب کی سہولت کے لئے پھلدار اور سایہ دار پودوں کا انتظام کیا ہے۔ اچھے اور صحت مند پودے منتخب کر کے نرسری میں لائے گئے ہیں۔ جو نہایت ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں۔ نیز سبزیوں کے بیج بھی دستیاب ہیں۔ پودوں کی مناسب دیکھ بھال کے لئے تجربہ کار مالیوں سے راہنمائی حاصل کرنے کا بھی انتظام ہے۔ نرسری صبح سے شام تک کھلی رہتی ہے۔

احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

(تزئین ربوہ کمیٹی)

دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے بدل دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دل میں خدا سے تعلق قائم ہونے کی خواہش ہونی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

تم اپنے ہر کام ہر فعل اور ہر بات میں اس اصل کو مد نظر رکھو۔ رات دن تمہارے دل میں ایک ہی خواہش ہو کہ تم دنیا میں رہ کر خدا سے جاملو۔ دنیا کے علوم اور دنیا کی ترقیات تمہیں اپنی طرف نہ کھینچیں۔ میں حیران رہ جاتا ہوں کہ بڑے بڑے عالم ہوتے ہیں۔ مگر ان کو دنیا اپنی طرف کھینچ لے جاتی ہے۔ لالچ مال میں ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ علم میں بھی ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کی تباہی کا باعث یہ علم کا لالچ بھی ہوا ہے انہیں علم کلام کی حرص پیدا ہوئی۔ دوسروں کو فلسفہ میں باتیں کرتے دیکھ کر علم کلام بنایا۔ اور دین حق کا ستیاناس کر دیا کیونکہ انہوں نے پیشاب کو دودھ میں ملا دیا۔

بات یہ ہے کہ انسان کو اپنی طرف کھینچنے والی جو چیزیں ہیں۔ ان کی طرف جب متوجہ ہو جاتا ہے۔ تو اصل مقصد اور مدعا کے پانے سے رہ جاتا ہے۔ لیکن جب اس میں یہ روح پیدا ہو جائے کہ ان باتوں کی طرف توجہ نہ کرے۔ تو پھر خواہ کتنی روکیں اس کے راستہ میں آئیں۔ ان سے نکل جائے گا۔ اور اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔

پس یہ خواہش اپنے اندر پیدا کرو۔ کہ خدا تعالیٰ کو پانا ہے۔ اور اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ دنیا کے مال دنیا کے فوائد دنیا کے منافع تمہاری نظر میں کچھ حقیقت نہ رکھتے ہوں۔ اگر یہ صورت ہو۔ تو خواہ تم میں لاکھ کمزوری ہو کوئی خطرہ نہیں رہتا۔ اگر سارے نہیں تو تم میں سے ایک جماعت ضرور منزل مقصود پر پہنچ جائے گی۔ لیکن اگر یہ نہیں تو پھر کچھ نہیں۔ خواہ تم کیسے دعوے کرنے والے اور کیسی باتیں بنانے والے ہو۔

(از خطبہ 2 دسمبر 1921ء)

○○○

ہر قسم کی راحت، صحت عمر و دولت یہ سب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

23- صلح 1376 ھش   23 - جنوری 1997ء

توبہ عقلمندی کا ثبوت ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ ہر عقلمند کا فرض ہے کہ توبہ کرے۔ بظاہر توبہ کا تعلق گناہوں سے ہے اور نہیں کہا جاسکتا کہ عقلمندی کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ لیکن اگر اس فقرے پر غور کیا جائے تو یہ جان لینا مشکل نہ ہوگا کہ عقل مندی انسان کی رہبری کا فرض سرانجام دیتی ہے اور اسے اپنی رہبری کے لئے جس بات کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اسے صحیح عقلمندی عطا کرے۔ انسان جو کچھ بھی کرتا ہے بظاہر اپنی عقلمندی ہی کی راہبری میں کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو عقلمند ہی سمجھتا ہے اور کچھ فیصلے کرتا ہے اور ان فیصلوں پر عمل کرتا ہے۔ لیکن کیا ہم نے نہیں دیکھا کہ بہت سے لوگ غلط فیصلے کر کے غلط انجام تک پہنچ جاتے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے اس بات کو شروع کرتے وقت تو یہی سمجھا تھا کہ ان کی عقل کا یہی فیصلہ ہے کہ یہ کچھ کیا جائے لیکن کرنے کے بعد پتہ چلا کہ جسے وہ عقل سمجھتے تھے وہ دراصل عقل نہیں تھی۔ کہہ سکتے ہیں کہ بے وقوفی تھی۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ کوئی شخص کوئی کام اس لئے نہیں کرتا کہ اس کی بے وقوفی اسے کہتی ہے کہ یہ کرو۔ جو کچھ بھی وہ کرتا ہے اسے وہ اپنی عقل کی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور اسے یہی احساس ہوتا ہے کہ اس نے جو کچھ کیا ہے وہ عقلمندی کا مظاہرہ ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ یا بہت کم دفعہ ایسا ہوتا ہے۔

پس اگر عقل ہماری رہبری کرتے ہوئے ہمیں غلط نتیجہ تک پہنچا سکتی ہے تو یہ بات صاف ظاہر و باہر ہے کہ ہمیں اپنی عقل کے لئے بھی خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہماری عقل کو صحیح راستے پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور ہماری عقل ہماری صحیح راہبری کرے۔

جہاں تک توبہ کا تعلق ہے توبہ صرف ایسی باتوں کے لئے نہیں کی جاتی جو ماضی میں پیش آئی ہوں۔ اگرچہ عام بول چال میں جب ہم توبہ کا ذکر کرتے ہیں تو اس وقت ہمارا یہی مطلب ہوتا ہے کہ جو ہم سے غلطیاں سرزد ہو گئی ہیں، جس گناہ میں ہم ملوث ہو گئے ہیں اس سے ہم توبہ کرتے ہیں لیکن یہ توبہ کے بہت محدود معنے ہیں۔ توبہ دراصل ہماری ساری زندگی پر پھیلی ہوئی ہے۔ ہمارے ماضی پر بھی ہمارے حال پر بھی اور ہمارے مستقبل پر بھی۔ حال میں جو ہم کام کر رہے ہیں کیونکہ وہ بھی جلد ہی ماضی میں چلے جانے والا ہوتا ہے اس لئے اس کے متعلق بھی ہمیں یہ غور کرنا پڑتا ہے کہ ہم نے کام ٹھیک طرح کیا ہے یا نہیں۔ اگر ٹھیک طرح نہیں کیا تو توبہ کرنے کی ضرورت ہوگی جہاں تک ہمارے مستقبل کا تعلق ہے ہم کچھ بھی نہیں جانتے کہ ہمیں کیا کرنے کے نتیجے میں کیا کچھ حاصل ہوگا۔ یا یوں کہئے کہ ہماری کس بات کا یا کس کام کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ اگرچہ تجربہ تو ہمارے پاس ہوتا ہے لیکن تجربے کے باوجود بعض اوقات ہم سے ایسی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں کہ نتیجہ غلط نکلتا ہے۔ اس غلط نتیجے سے بچنے کے لئے ہمیں دعا کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ماضی میں غلطیوں کی معافی بھی خدا تعالیٰ ہی سے مل سکتی ہے اور مستقبل میں بھی کام کو صحیح نہج پر چلانے کے لئے یا اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے خدا تعالیٰ ہی کی مدد کی ضرورت ہے۔

حضرت امام جماعت الاول جن کا ارشاد ہم نے پیش کیا ہے وہ ایک مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عام حالات میں ہم کپڑے پہن کے خوش ہوتے ہیں۔ اچھے کپڑے ہوں تو اور بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ کپڑے ہمارے جسم کو اور ہمارے عیوب کو ڈھانپتے بھی ہیں اور ہمارے لئے زینت کا باعث بھی ہوتے ہیں لیکن ہم یہ نہیں جانتے کہ آئندہ چند لمحوں میں ہمارے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر انسان کو محرقہ ہو جائے تو یہ کپڑے جو آرام دہ اور خوش آئند معلوم ہوتے ہیں یہی ناگوار خاطر ہو جاتے ہیں کیونکہ محرقہ میں جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں یوں لگتا ہے کہ انسان کو آگ لگی ہوئی ہے اور اس کا جسم جل رہا ہے۔ کپڑے وہ کس طرح برداشت کر سکتا ہے۔ تو جو کپڑے پہن کر ہم خوش ہوئے کہ یہ دیدہ زیب بھی ہیں اور ہماری حفاظت بھی کرتے ہیں وہی ہماری طبیعت کے خلاف کام کرنے لگ گئے۔ اور ان کپڑوں کو اتارنے کی ضرورت پیش آگئی۔ کپڑے پہنتے وقت کسی شخص کو یہ خیال بھی نہیں آسکتا کہ اتنے اچھے کپڑے مجھے اتارنے پڑیں گے لیکن خدا تعالیٰ کو معلوم ہوتا ہے کہ اگلے ہی لمحے کیا ہونے والا ہے۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہو تو یقیناً ہر بات اسے مفید ثابت ہوگی اور اگر اس کی حفاظت میں نہ ہو تو وہ کسی بات کو کتنا ہی اچھا کیوں نہ تصور کرے وہ اس کے خلاف جا سکتی ہے۔

پس مستقبل کے لئے توبہ کی ضرورت اس لئے پیش آتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آجائے، خدا تعالیٰ ایسے حالات نہ پیدا ہونے دے جن سے اس کی طبیعت مخالفت کرے اور جو اس کے لئے ضرر رسانی کا باعث بن جائے گا۔

اور پھر مستقبل صرف اسی دنیا کا مستقبل تو نہیں اگرچہ عام طور پر مستقبل کا لفظ استعمال کر کے ہم اسے اسی دنیا کے ساتھ منسلک کرتے ہیں لیکن اصل اور غیر محدود مستقبل تو وہ ہے جو اس زندگی کے بعد شروع ہوتا ہے۔ وہاں بھی کوئی کیا کہہ سکتا ہے کہ انسان کے ساتھ کیا کچھ ہوگا۔ پس اس مستقبل کے لئے بھی انسان کو دعا کرنا ہے کہ وہ مستقبل بھی ایسا ہو کہ اس میں کوئی بات ناگوار خاطر نہ ہو ہر بات پسندیدہ ہو۔ ہر بات آرام دہ ہو۔ ہر بات خوش آئند ہو۔

ان ساری باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کا یہ ارشاد کہ ہر عقلمند کا فرض ہے کہ توبہ کرے، بخوبی سمجھ آنے لگتا ہے۔ عقلمندی تو اسی بات میں ہے ناکہ انسان اپنے لئے بھلائی چاہے اپنے کام کا نتیجہ بہتر چاہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی مدد حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ کی توفیق مانگے اور خدا تعالیٰ کی توفیق مانگنا دعا ہی کے ذریعے ہو سکتا ہے اور توبہ دراصل دعا ہی کا نام ہے۔ ماضی کے متعلق ہو، حال کے متعلق ہو، مستقبل کے متعلق ہو۔ بلکہ اس غیر محدود مستقبل کے متعلق جو ہماری زندگی کے بعد شروع ہونے والا ہے۔ ہر قسم کی توبہ دعا ہی کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے۔

پس عقلمندی اسی میں ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہے اور دعا کو توبہ اور استغفار کے ذریعے مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی کوشش میں مصروف رہے۔ اس کی نظر ساری زندگی پر ہو۔ ماضی پر بھی، حال پر بھی، مستقبل پر بھی اور ان تینوں زمانوں کے لئے دعا کو یہ رنگ دے کہ خدا تعالیٰ ماضی کے گناہ معاف کرے۔ حال میں ہماری راہبری فرمائے اور ہم اپنے کام کو صحیح نتیجہ تک پہنچا سکیں اور مستقبل میں ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم کج رو نہ بن جائیں صحیح راستے پر چلتے رہیں اور صحیح راستہ وہی ہے جو خدا تعالیٰ ہمیں بتاتا ہے۔

پس ہر عقلمند کا فرض ہے کہ توبہ کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

چو پہلواں بدر آید ز نزدِ ربِّ کریم
بہر دمش مددِ صدقِ مدّعا باشد

رب کریم کے پاس سے وہ ایک پہلوان کی طرح آتا ہے اور ہر لحظہ اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ صدق کی مدد کرے

چہ دستہا کہ نماید بروزِ کشتی و جنگ
باّیں امید کہ نفسے مگر رہا باشد

کشتی اور لڑائی کے دن وہ بڑھ بڑھ کر ہاتھ دکھاتا ہے صرف اس امید پر کہ کوئی جان نجات پا جائے۔

ہمیں ست طایفۂ برگزیدگانِ خدا
ہمیں علامتِ شاں از خدائے ما باشد

یہی خدا کے برگزیدہ لوگوں کی جماعت ہے ہمارے خدا کی طرف سے ان کی یہی نشانیاں مقرر ہیں۔

بجنگ و حرب گزارند ہر دمیکہ بود
کہ تا حفاظتِ مردم زفتنہ ہا باشد

وہ اپنا ہر سانس جنگ اور لڑائی میں گزارتے ہیں تا کہ فتنوں سے لوگوں کی حفاظت ہو۔

بخیر و عافیتت بگزرد شب اندر خواب
کہ پاسبانیٔ ایشاں بصد عنا باشد

تیری رات آرام سے نیند میں بسر ہوتی ہے اس لئے کہ وہ بڑی دردمندی سے تیری پاسبانی کرتے ہیں۔

غلامِ ہمتِ مردانِ کارزار بباش
کہ امن مرد و زن از مردمِ وغا باشد

تو ان مردان کارزار کی ہمت کا غلام بن جا کر مردان جنگ کے طفیل ہی عورتوں اور مردوں کو امن حاصل ہوتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ان اشعار میں ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول کراتے ہیں کہ جس شخص کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہوتا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک پہلوان کی طرح آتا ہے اس کا ہر لمحہ اسی کوشش میں گزرتا ہے کہ وہ سچائی کی مدد کرے۔ وہ خود صادق ہوتا ہے اور صدق کی ہمیشہ مدد کرتا ہے۔ جہاں بھی وہ دیکھتا ہے کہ کوئی شخص دین کے خلاف لڑ رہا ہے وہ بڑھ بڑھ کر ہاتھ دکھاتا ہے تاکہ کوئی شخص ہلاک نہ ہو بلکہ لوگ اس کے اس عمل سے نجات پا جائیں۔ ایسے لوگوں کو ہی خدا تعالیٰ کے برگزیدہ لوگ کہا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر یہ صفات رکھی ہوتی ہیں۔ وہ ہر لمحہ ایک رنگ میں جنگ اور لڑائی میں گزارتے ہیں۔ اور یہ جنگ اور لڑائی ایسے لوگوں کے خلاف ہوتی ہے جو فتنہ برپا کرتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ لوگ فتنوں سے محفوظ رہیں چنانچہ ایسے تمام لوگ جن کا خدا تعالیٰ سے واسطہ ہوتا ہے اور جو اس کی طرف سے ایک پہلوان کی صورت میں اس دنیا میں آتے ہیں وہ لوگوں کو ہمیشہ فتنوں سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب عام لوگ رات نیند میں بسر کر رہے ہوتے ہیں وہ اٹھ اٹھ کر خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں اور بڑی دردمندی کے ساتھ ان سونے والوں کی حفاظت چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو سن کر ان کی حفاظت کرتا ہے۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ چاہیے کہ انسان ایسے لوگوں کے ساتھ مل جائے۔ بلکہ ان کا غلام بن جائے۔ کیونکہ ان کا غلام بن کر وہ بھی اسی طرح ان لوگوں سے جو فتنہ پرداز ہیں جنگ کرے گا۔ اور اس کی جنگ کے باعث عورتوں اور مردوں کو امن حاصل ہو گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان لوگوں میں شمار ہوں جن کا خدا تعالیٰ سے رابطہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہمیں یہ توفیق بھی عطا فرمائے کہ ہم ایسے تمام لوگوں کے ساتھ مل کر انسانوں کی بہبود کے کام کریں۔ انہیں امن عطا کریں۔ انہیں پریشانیوں سے چھٹکارا دلائیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

OOO

تاریخ ادیان عالم

رحمت اللہ شاکر

صبرو رضا

اسلام سے قبل مراسم ماتم اہل عرب کے تمدن کا ایک اہم جزو تھا۔ جو نہایت اہتمام کے ساتھ ادا کی جاتی تھیں۔ کسی کی وفات پر اس کے اعزہ اپنا مونہہ نوچتے۔ بال کھسوٹتے۔ سینہ کوبی کرتے۔ اور سخت جزع فزع سے کام لیتے تھے۔ عورتوں کا یہ فرض سمجھا جاتا تھا کہ سر کے بال کھول کر خاک ڈالیں روتی پیٹتی جنازہ کے پیچھے پیچھے چلیں۔ حتیٰ کہ بعض عورتیں سر کے بال منڈوا دیتی تھیں۔ رونے پیٹنے اور نوحہ کرنے کے لئے اجرت پر عورتیں بلائی جاتی تھیں جو بڑے زور کے ساتھ ماتم کرتیں۔ مردہ کی تدفین کے بعد دستر خوان بچھایا جاتا۔ اور تمام نوحہ کرنے والی عورتوں کو کھانا کھلایا جاتا تھا۔ اسی طرح مرنے کے بعد تیسرے اور چالیسویں دن نیز ششماہی اور سالانہ تقاریب تھیں اور ان کو نظر انداز کر کے کوئی شخص سوسائٹی میں اپنی عزت کو برقرار نہیں رکھ سکتا تھا۔

لیکن رسول کریم ﷺ نے ان تمام لغو رسوم کی ممانعت فرما دی۔ اور یہ تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مصیبت پہنچے۔ اسے صبر کے ساتھ برداشت کرنا چاہئے۔ کلام الٰہی نے فرمایا ہے۔ کہ صاحب ایمان وہی ہیں۔ جو ہر تکلیف کے وقت اللہ تعالیٰ کی قضاء پر صبر کرتے ہیں۔ اور غیر معمولی۔ اور غیر طبعی جزع فزع سے کام نہیں لیتے۔ صحابہ کرام نے اس تعلیم کو اپنی تمام پرانی اور صدہا سالوں کی عادت کے باوجود حرز جان بنایا۔ اور ہمیشہ اس پر سختی کے ساتھ قائم رہے۔ جیسا کہ ذیل کی چند ایمان پرور مثالوں سے واضح ہوتا ہے۔

(1) حضرت ابو طلحہؓ صحابی کا ذکر گزشتہ صفحات میں کئی بار آچکا ہے۔ آپ جلیل القدر صحابی تھے۔ ان کا لڑکا بیمار تھا۔ جسے اسی حالت میں چھوڑ کر وہ صبح اٹھ کر اپنے کام کاج کے لئے باہر چلے گئے۔ اور لڑکا بعد میں فوت ہو گیا۔ ان کی بیوی نے نہ صرف یہ کہ خود کوئی جزع فزع نہ کیا۔ بلکہ تمام پڑوسیوں اور متعلقین کو روک دیا۔ کوئی صف ماتم نہ بچھائی۔ (۔) کر خاموش ہو رہیں۔ اور سب سے کہہ دیا۔ کہ حضرت ابو طلحہؓ آئیں تو وفات کی اطلاع ان کو نہ دی جائے چنانچہ وہ جب شام کو واپس لوٹے۔ تو دریافت کیا۔ کہ بچہ کیسا ہے۔ بیوی نے جواب دیا کہ پہلے سے زیادہ پر سکون ہے۔ اس کے بعد خاوند کے لئے کھانا لائیں۔ رات نہایت سکون اور آرام کے ساتھ بسر کی۔ صبح ہوئی۔ تو خاوند سے کہا۔ کہ اگر ایک قوم کسی کو کوئی چیز عاریتاً دے۔ اور پھر واپس لینا چاہے۔ تو کیا اس کو حق ہے۔ کہ اس پر کوئی اعتراض کرے۔ حضرت ابو طلحہؓ نے نفی میں جواب دیا۔ تو کہا کہ اچھا پھر اپنے بیٹے پر صبر کرو۔

(2) حضرت عبد اللہ بن عمر کے صاحبزادہ کا جب انتقال ہوا۔ اور آپ اس کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے۔ تو بدوؤں کے ساتھ دوڑ میں مسابقت کرنے لگے۔ اس پر حضرت نافع نے کہا کہ ابھی تو آپ بیٹے کو دفن کر کے آئے ہیں۔ اور اب بدوؤں کے ساتھ دوڑ رہے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے جواب دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت نے جو کام کر دیا ہے اس کے نتائج کو جس طرح بھی ممکن ہو۔ بھلا دینا چاہئے۔

(3) جب اسلامی لشکر غزوہ احد سے واپس آرہا تھا۔ تو صحابیات اپنے عزیز و اقارب کا حال دریافت کرنے کے لیے شہر سے باہر نکل آئیں۔ ان عورتوں میں ایک حضرت حمنہ بنت جحش تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ کہ حمنہ اپنے بھائی عبد اللہ بن جحش پر صبر کرو۔ انہوں نے یہ سنکر مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اپنے ماموں حمزہ بن عبد المطلب پر بھی صبر کرو۔ اس پر پھر انہوں نے دعائے مغفرت کی۔ اور خاموش ہو رہیں۔

(4) حضرت عبد اللہ بن عباس کو سفر میں اپنے بھائی قثم ابن عباس کے انتقال کی خبر ملی۔ راستہ سے ہٹ کر دو رکعت نماز ادا کی۔ اور پھر اونٹ پر سوار ہو کر آگے چل دیئے۔

صحابہ کرام کی زندگیوں میں ایسے اعلیٰ اور شاندار نمونے صبرو رضا کے نظر آتے ہیں۔ کہ پڑھ کر عقل انسانی ورطہ حیرت میں غرق ہو جاتی ہے۔

(5) ایک صحابیہ حضرت ام عطیہ کا لڑکا خلافت راشدہ کے زمانہ میں کسی غزوہ میں شریک تھا۔ کہ بیمار ہو کر بصرہ آیا۔ ماں کو اطلاع ہوئی۔ تو اس کی عیادت کے لئے بصرہ کا رخ کیا۔ اور بہ عجلت تمام وہاں پہونچیں لیکن پہونچنے سے ایک دو روز قبل اس کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے اس صدمہ جانکاہ پر اعلیٰ نمونہ صبرو رضا کا پیش کیا۔ اور تیسرے روز خوشبو لگائی۔ اور فرمایا کہ شوہر کے سوا کسی کے لئے تین روز سے زیادہ سوگ جائز نہیں۔

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے۔ دین حق کی تعلیم یہی ہے۔ کہ بین اور نوحہ کرنا منع ہے۔ لیکن ایک بات کی وضاحت ضروری ہے۔ کہ کسی عزیز کی موت کے صدمہ پر دلی رنج کا پیدا ہونا ایک طبعی چیز ہے۔ جس کا فقدان کوئی خوبی نہیں۔ بلکہ سنگدلی پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اگر آنسو نکل آئیں۔ تو یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ اسلام نے جس چیز سے منع کیا ہے۔ وہ نوحہ اور بین کرنا یا اور ایسی حرکات کرنا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فعل پر شکوہ کا رنگ رکھتی۔ اور بے صبری کو ظاہر کرتی ہوں۔

OOO

تم اپنے نفسوں کا مطالعہ کرو۔ ہر ایک بدی کو چھوڑ دو۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار الفضل

(چند حقائق)

اخبار الفضل کے اجراء سے قبل حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد (جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعد میں امام جماعت الثانی بنے نے فرمایا:-

یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جماعت کی ترقی کے ساتھ ضروریات بھی ترقی کرتی جاتی ہیں۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ حضرت صاحب کی کتب کے شائع کرنے کے لئے ایک پریس کی ضرورت تھی۔ اور بہت مشکل کے ساتھ ایک پریس کھڑا کیا گیا تھا۔ پھر حضرت صاحب نے ضروریات سلسلہ کے لئے ایک رسالہ نکالنا چاہا لیکن وہ اس وجہ سے رکا رہا کہ اس کے لینے والے نظر نہ آتے تھے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی پریس یہاں کام کر رہے ہیں۔ اور دو ہفتہ وار' ایک پندرہ روزہ اور چار ماہوار رسالے یہاں سے نکل رہے ہیں۔ اور پھر بھی ضروریات اس قدر بڑھ رہی ہیں کہ کئی معاملات ابھی توجہ کے قابل باقی ہیں کہ جن کی طرف یہ رسالہ اور اخبار توجہ نہیں کر سکتے۔ یا تو وہ زمانہ تھا کہ ایک کرایہ کے مکان میں پندرہ سولہ لڑکے پڑھتے تھے ایک انٹرنس پاس ہیڈ ماسٹر تھا اور اب جماعت اس حد تک ترقی کر گئی ہے کہ سینکڑوں طلباء سکول میں تعلیم پاتے ہیں اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے خرچ سے بورڈنگ اور مدرسہ تیار کرنا پڑا ہے۔ اور بورڈنگ ابھی پورا نہ ہو چکا تھا کہ تنگ معلوم دینے لگا۔ ایک انٹرنس پاس کردہ ہیڈ ماسٹر کی جگہ مولوی صدرالدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی جیسا لائق آدمی اور مدرسین میں کئی دیگر گریجوایٹ کام کر رہے ہیں۔ غرض کہ جماعت کے ساتھ اس کی ضروریات بھی بڑھتی چلی گئیں اور بڑھ رہی ہیں۔ اور ان کا پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔

ایک نئے اخبار کی ضرورت

ان بڑھنے والی ضروریات میں سے ایک نئے اخبار کی ضرورت ہے۔ بے شک ایک وہ زمانہ تھا کہ جماعت قلیل تھی اور پھر اکثر لوگ زمینداروں کے طبقہ میں سے تھے۔ لیکن اب علاوہ اس مخلص جماعت کی ترقی کے ہزاروں مخلص تعلیم یافتہ پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کے علوم کو وسعت دینے کے لئے اخبار کی اشد ضرورت ہے۔ پریس کی موجودہ آسانیوں نے ساری دنیا کی خبروں سے آگاہی کو ایک سہل الحصول امر بنا دیا ہے۔ اس لئے علم دوست طبقہ اس فائدے سے محروم رہنا پسند نہیں کرتا۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلوں کے افراد کو ہر معاملہ میں دوسروں سے بڑھ کر قدم مارنا چاہئے۔ اور سب مفید علوم میں ان کا نمبر دوسروں پر فائق ہونا ضروری ہے۔

دوسری ضرورت ایک نئے اخبار کی یہ ہے کہ بہت سے احمدی ہیں کہ جو احمدی تو ہو گئے ہیں لیکن ان کو ابھی معلوم نہیں کہ احمدی ہو کر ہم پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور کس طرح ہمیں دوسروں کی نسبت رسومات و بدعات اور مقامات اسراف سے بچنا چاہئے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے بھی ایک سخت کوشش کی ضرورت ہے۔

تیسری ضرورت یہ ہے کہ ترقی کرنے والی قوم کے لئے اپنے اسلاف کے نیک کاموں بلند ارادوں وسیع الحوصلگیوں' صبر و استقلال کے کارناموں سے ہونا اور اپنے کام کو پورا کرنے کے لئے کسی قسم کی مشقت اٹھانے کے لئے تیار ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اسی لئے احمدی جماعت کو تاریخ (دین حق) سے واقفیت بھی ضروری ہے....

چوتھی اشد ضرورت اس وقت یہ ہے کہ ہندوستان نہیں بلکہ دنیا کی اکثر قوموں میں اس وقت سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور ایک دوسرے کے خلاف بغض و عناد کا دریا جوش مار رہا ہے۔ اور اس سلسلے میں ہندوستان میں بھی ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے کہ جو گورنمنٹ انگلشیہ کے خلاف عجیب عجیب رنگ سے بدظنیاں پھیلا رہا ہے۔ اور وفاداری کے پردہ میں اس حکومت کو کمزور کرنے کی فکر میں ہے اور چونکہ ہمارا کوئی ایسا اخبار نہیں جو سیاست کے اہم مسائل پر اس نکتہ خیال سے روشنی ڈالے کہ جو حضرت صاحب نے قائم کیا ہے اس لئے خطرہ ہے کہ ہم میں سے بعض احباب اس رو میں بہہ جائیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ بڑے زور سے اس معاملہ پر حضرت صاحب کی تحریروں سے روشنی ڈالی جائے۔ اور احمدیوں کی اس سیاست کو رائج کیا جائے جو حضرت صاحب نے پیش کیا۔ ان اصولوں کو شہرت دی جائے جن پر حضرت صاحب احمدی جماعت کو چلانا چاہتے تھے۔ اور احمدی جماعت کو اس موقعہ پر اس کے اہم فرائض بار بار یاد دلائے جائیں تاکہ وہ اپنے امام کے پیش کردہ معیار وفاداری پر قائم رہیں۔

پانچویں نہایت اشد ضرورت احمدی جماعت میں تعلیم کا پھیلانا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس طرح ہندوستان میں اور قومیں تعلیم میں پیچھے رہی ہوئی ہیں اسی طرح احمدی بھی تعلیم میں ست ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا جو لوگ جانتے ہیں ان کے برابر ہیں جو نہیں جانتے....

پس احمدی جماعت کا فرض تھا کہ اس معاملہ میں دوسروں سے بڑھ کر قدم مارتی۔ اور جماعت کا کوئی فرد نہ رہتا جو تعلیم یافتہ نہ ہو۔ وہ نہ صرف خود تعلیم حاصل کرتے بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے۔

چھٹی ضرورت یہ ہے کہ احمدی جماعت اب ہندوستان کے ہر گوشہ میں پھیل گئی ہے لیکن آپس میں ایک دوسرے سے واقفیت پیدا کرنا اور میل ملاپ کو ترقی دینا بہت ضروری ہے۔ اور اس کے علاوہ یہ کوشش بھی ضروری ہے کہ وہ آپس کے جھگڑے آپس میں ہی فیصلہ کیا کریں۔

ساتویں ضرورت احمدی جماعت کو دنیا کی ترقی سے آگاہ کرنا ہے۔ تاکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم نہ رہیں اور دین دنیا میں ترقی حاصل کریں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ تجارت حرفت و صنعت اور ایجادات جدیدہ سے انہیں آگاہ کرنے کا کوئی ذریعہ نکالا جائے۔

آٹھویں ضرورت۔ دعوت الی اللہ کے لئے کوشش کرنا اور جن ممالک میں اطلاع نہیں ہوئی ان کی طرف توجہ دینا۔ اور دشمنان دین حق کی تبلیغی کوششوں سے دین حق کے پیروکاروں کو آگاہ کرنا۔

ان ضروریات کو پورا کرنے کا سامان

ان ضروریات کو مدنظر رکھ کر ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک اخبار قادیان سے نکالا جائے۔ جو ان ضروریات کو پورا کرنے کے علاوہ دیگر ضروری امور میں احمدی جماعت کی خدمت بجالائے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس خواہش کو پورا کرے اور اس اخبار کو مفید بنائے......

اس اخبار کے کیا ذرائع ہوں گے اور کیا اغراض ہوں گے۔ میں مختصراً اس اخبار کے اغراض بیان کر دینا بھی اس جگہ ضروری سمجھتا ہوں۔

1۔ مذہب دین حق کی خوبیوں کو مخالفین کے سامنے پیش کرنا۔

کلام الٰہی کے کمالات سے آگاہ کرنا۔

2۔ حضرت صاحب کی تعلیم اور آپ کی جماعت کی خصوصیات کو لوگوں پر ظاہر کرنا۔

3۔ جماعت کو مذہب دین حق سے واقف کرنا اور ہر قسم کی بدعات اور رسومات کی ظلمتوں سے نکالنے کی کوشش کرنا۔ اور اخلاق کی درستی کی طرف توجہ دلانا۔

4۔ تاریخ دین حق کے ان مفید حصوں کو شائع کرنا جن سے ہمت استقلال' قربانی' جرأت' ایثار' ایمان وفاداری' وغیرہ خصال حسنہ میں ترقی کی تحریک ہو۔

5۔ تعلیم کی ترغیب دینا اور اس کے لئے مفید تجاویز پیش کرنا۔

6۔ دعوت الی اللہ کی ترغیب دینا اس کے ذرائع کو تلاش کرنا اور مخالفین کی تبلیغی کوششوں سے آگاہ کرنا۔

7۔ سیاست میں جماعت کو ان اصولوں پر چلنے کی تعلیم دینا کہ جن پر حضرت صاحب قوم کو چلانا چاہتے تھے۔ اور حضرت امام جماعت الاول چلانا چاہتے تھے۔ اور گورنمنٹ کی وفاداری کی تعلیم دینا۔

8۔ ضروری مفید اخبار کی واقفیت بہم پہنچانا۔ جن سے ضروری خبروں کے لئے کسی اخبار کی احتیاج نہ رہے۔ خصوصاً عالم دین حق کی خبروں سے آگاہ کرنا۔

9۔ احمدی جماعت میں آپس میں میل ملاپ اور واقفیت کے بڑھانے اور مرکزی حیثیت میں لانے کی کوشش کرنا۔

10۔ صنعت و حرفت' تجارت وغیرہ کے متعلق اور ایجادات جدیدہ کے متعلق بقدر امکان واقفیت بہم پہنچانا۔"

خاکسار مدیر الفضل نسیم سیفی احباب جماعت سے گزارش کرنا اپنا فرض اولین سمجھتا ہے کہ ان اغراض و مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے الفضل کی ہر ممکنہ مدد کی جائے۔ یعنی اس کے لئے ان اغراض و مقاصد کو پورا کرنے والے مضامین تحریر کئے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ ہم جس رنگ میں بھی الفضل کی مدد کر سکتے ہوں کریں۔ یہ کام حضرت امام جماعت الاول کے اس ارشاد پر شروع کیا گیا تھا "ہفتہ وار پبلک اخبار کا ہونا بہت ہی ضروری ہے۔ جس وقت اخبار میں دلچسپی بڑھے گی خریدار خود بخود پیدا ہوں گے۔ تائید الٰہی حسن نیت' اخلاص اور ثواب کی ضرورت ہے۔ زمیندار' ہندوستان' پیسہ اخبار کا اور کیا اعجاز ہے۔ وہاں تو صرف دلچسپی ہے۔ اور یہاں دعا' نصرت الٰہیہ کی امید بلکہ یقین۔ توکلاً علی اللہ کام شروع کر دیں"

خاکسار اس سلسلے میں ایک دفعہ پھر گزارش کرنی ضروری سمجھتا ہے کہ اس کام کو حسن نیت' اخلاص اور ثواب کی ضرورت ہے۔ دعاؤں کے ساتھ آپ الفضل کی ہمیشہ مدد فرماتے رہیں اور اللہ تعالیٰ پر توکل رکھیں کہ یہ پرچہ خدا کے فضل سے مفید سے مفید تر بنتا چلا جائے گا۔ اور ایک وسیع حلقے میں اسے اس طرح مقبولیت حاصل ہو گی کہ ہر شخص یہ پرچہ خود خرید کر پڑھنے کی خواہش رکھے گا۔

تحریک جدید کے سال نو (سال 63) کے اعلان کے موقعہ پر امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا

○ جو "خدائی نظام کو قرض دیتے ہیں ان کی تو نسبتیں ہی بدل جاتی ہیں ان کی کیفیات میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے اتنی برکتیں ملتی ہیں کہ اس کا عام انسان جس کو تجربہ نہ ہو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا جماعت کی مالی قربانی کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے ساری جماعت پر جو فضل نازل فرمائے ہیں وہ حیرت انگیز ہیں۔" تحریک جدید کے مالی میدان میں دل کھول کر حصہ لیں۔

(وکیل المال اول)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں

بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں۔ لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے۔ اس لئے تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہئے۔ بعض وقت یہ تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے۔ دولت مند متکبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے۔ اور کہتا ہے یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ بعض اوقات خاندان اور ذات کا تکبر ہوتا ہے سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے۔ اور یہ چھوٹی ذات کا ہے۔

بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا۔ غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں۔ اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں۔ ان سے بچنا چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم قاضی محمد اسلم صاحب
بشکریہ ہفت روزہ لاہور 11 جنوری 1997ء

ہم اپنے بچوں کو کیا بتائیں

یہ سوال۔ کہ ہم اپنے بچوں کو جنسی معاملات کی بابت کیا بتائیں۔ ہو بہو وہی سوال ہے جو آج سے تیس چالیس سال قبل یورپ اور امریکہ میں والدین اور استادوں کے سامنے آیا۔ اور جس کا کوئی ایسا جواب جس پر سب کا اتفاق ہو نہ دیا جا سکا۔ اور نہ کچھ عرصے تک ہمارے ہاں دیا جا سکے گا۔

اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں یہ سوال امریکہ اور یورپ سے آیا ہے وہی حالات جو یورپ اور امریکہ میں موجود تہذیب و تمدن نے پیدا کئے ہمارے یہاں بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری تھا کہ بچوں کی اخلاقی طبیعت کے سلسلہ میں جو مشکلات یورپ اور امریکہ میں نئے حالات کی وجہ سے پیدا ہو چکی ہیں یا ہو رہی ہیں۔ وہی مشکلات ہمارے یہاں بھی پیدا ہوں لیکن یہ ضروری تھا اور نہ ہی ضروری ہے کہ ہمارے یہاں بھی انہی غلطیوں کا اعادہ ہو جو یورپ اور امریکہ میں ہو چکی ہیں۔

امریکہ اور یوروپ کے حالات

چونکہ ہماری تہذیب کا قدم یورپ اور امریکہ کے پیچھے پیچھے ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ زیادہ ضروری اور مناسب ہے کہ ہم یورپ اور امریکہ کی غلطیوں سے آگاہ ہوں اور جہاں تک ہو سکے ان غلطیوں سے اپنے آپ کو بچائیں۔

اصل سوال یہ ہے کہ وہ حالات کیا ہیں جو یورپ اور امریکہ میں پیدا ہو چکے ہیں اور جن کی وجہ سے بچوں کی اخلاقی تربیت کے سلسلہ میں خاص مشکلات پیدا ہو چکی ہیں۔؟

ان حالات میں مردوں اور عورتوں کی باہم "آزادی" جو روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ظاہر ہے ایسے ماحول میں جو بچے پرورش پاتے ہیں۔ ان کے لئے اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ پھر آزادی ہی پر بس کہاں ہے وہاں تو ایسے سامانوں کی بھی کثرت اور فراوانی ہے جن سے بچوں اور بڑوں سب کی طبیعتوں میں ایک ہیجان سا پیدا ہوتا رہتا ہے۔ سینماؤں میں ایسی تصویریں دکھائی جاتی ہیں۔ جو شہوانی جذبات کو انگیخت کرتی ہیں۔

اخباروں اور رسالوں میں مضامین اور ایسے افسانے ہوتے ہیں۔ جو شہوانی تحریک کا موجب ہوتے ہیں۔ پھر قہوہ خانوں میں اور ناچ گھروں کا ماحول بھی اخلاق پرور نہیں ہوتا۔ ان حالات میں بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں خاص مشکلات کا پیدا ہو جانا باعث تعجب نہ ہونا چاہئے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ پہلے پہل تو جیسے کچھ پتہ بھی نہ چلا لیکن بعد میں جب حالات کا جائزہ لیا جانے لگا تو معلوم ہوا کہ "کئی چھوٹی عمر کے لڑکے لڑکیاں مختلف قسم کی بیماریوں اور غلط کاریوں میں مبتلا ہیں"۔

جب ایسے حالات ظاہر ہوئے اور ان کے اندوہناک نتائج سامنے آنے لگے تو ان لوگوں نے جو وہاں تعلیم و تربیت کے ذمہ دار تھے سوچا کہ حالات تو ہمارے قابو میں نہیں رہے اب ہم یہی کر سکتے ہیں کہ جو برے نتائج ان حالات کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں تک اور جس طرح ہو سکے ان کی روک تھام ہو سکے۔ ان کی سمجھ میں یہی آیا کہ جو لڑکے اور لڑکیاں کسی غلطی میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ انہیں دراصل پورا علم نہیں ہوتا۔ کہ جنسی زندگی میں ذرا سی بے احتیاطی کا کیا نتیجہ ہوتا ہے اس لئے انہوں نے اس بات پر زور دینا شروع کر دیا۔ کہ بچپن ہی میں "جنسی زندگی" کے تمام راز ان پر کھول دینے چاہئیں تاکہ جب بچے بڑے ہوں تو انہیں معلوم ہو کہ اس سلسلہ میں کیا کیا احتیاطیں ضروری ہیں۔ اور ان کے لئے کس کس بات سے بچنا لازمی ہوگا۔

سبقاً پڑھانے کا منصوبہ معلوم ہوتا ہے کہ اس بارے میں والدین عام طور پر کتراتے رہے ہیں۔ والدین کے متعلق یہ تعصب بھی تعلیمی حلقوں میں پایا جاتا ہے کہ وہ خود بھی اکثر ناواقف ہوتے ہیں اس لئے ان پر کوئی بات نہیں چھوڑنی چاہئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جنسی معاملات کے بارے میں تعلیم دینے کا کام سکولوں کے سپرد ہونے لگا۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ابھی تک یہ سوال حل نہیں ہوا۔ اگر ایک طرف ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی بات پر خوب پختہ ہیں۔ جن کا خیال ہے کہ یہ طریقہ درست نہیں اس سے فائدہ کی بجائے نقصان ہوگا۔

میرے سامنے اس وقت ایک مضمون ہے جو امریکہ کے ایک استاد اور ماہر تعلیم کا لکھا ہوا ہے ان کا کہنا ہے کہ یہ خیال کہ بدچلنی ناواقفیت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے سرتاسر غلط خیال ہے۔ میرا تجربہ اس بارے میں بہت وسیع ہے اور میں اپنے علم کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ غلط کاری ناواقفیت کی وجہ سے نہیں بلکہ واقفیت کے باوجود سرزد ہوتی ہے۔ اور ان کی یہ توجیہہ معقول بھی معلوم ہوتی ہے کیوں کہ جو طلباء میڈیکل کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ جن کی جنسی امور کے بارے میں واقفیت دوسرے طلبہ کی نسبت زیادہ ہوتی ہے جنسی اخلاق کے اعتبار سے وہ بھی دوسرے طلبہ سے کچھ زیادہ بہتر نہیں ہوتے۔

جو بھیانک اعداد و شمار اور واقعات امریکہ یا دوسرے یورپی ممالک کی سرکاری رپورٹوں میں شائع ہوتے رہتے ہیں ان سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ بہت سے بچے ایسے ہوتے ہیں جن کی اخلاقی تربیت نہیں کی جاتی۔ ان کے والدین اور ان کے دوسرے بڑوں کا اخلاقی نمونہ ان کے سامنے اچھا نہیں ہوتا جو ذرا بڑے ہوتے ہی اپنی طبیعتوں کو بے قابو کر دیتے ہیں۔ ان کو خوب معلوم ہوتا ہے کہ کسی بات کا نتیجہ کیا ہوگا۔ لیکن اپنی طبیعتوں پر قابو اور ضبط نہ ہونے کی وجہ سے وہ ان غلطیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ شاید اسی لئے اس استاد کا خیال ہے کہ جنسی معاملات کے متعلق تعلیم دینے کا نتیجہ کچھ نہ ہوگا۔ ممکن ہے کچھ بچے اس تعلیم سے فائدہ بھی اٹھائیں۔ لیکن اس فائدہ کے مقابلہ میں پیش از وقت جنسی معاملات میں دلچسپی اور ان کے متعلق تجربے کرنے کی خواہش کی صورت میں جو نقصان ہوگا۔ وہ اس فائدہ کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہوگا۔

اس لئے سکولوں میں ایسی باتوں کی۔ "سبقاً تعلیم" دینا سرتاسر نقصان دہ ہے پھر معاملہ ایسا نازک ہے کہ اسے تمام استادوں کے بھی سپرد نہیں کیا جا سکتا ان امور کے بارے میں تعلیم صرف وہی شخص دے سکتا ہے۔ جو بچوں کے حالات' نفسیات اور ان کے جذبات و احساسات سے کماحقہ' واقف ہو۔ اور کون ایسا استاد ہے جو اپنے زیر تعلیم تمام تلامذہ کے حالات سے فرداً فرداً واقفیت رکھتا ہو؟

پھر اس سے کہیں ضروری خود ایسے استاد کا متوازن جذبات کا حامل ہونا ہے۔ اگر اس کی اپنی زندگی میں کوئی ایسا خلل واقع ہے اگر اس کے اپنے میلانات محتاج اصلاح ہیں۔ اور اگر اس میں خود کوئی کمزوری یا معذوری پائی جاتی ہے تو وہ بھلا بچوں کو کیا تعلیم دے گا وہ تو الٹا انہیں اور بے راہ کر دے گا۔

ایک اور سوال دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر جنسی تعلیم سکولوں کے سپرد نہ ہو تو کیا والدین کے سپرد ہو؟ بے شک جنسی تعلیم دینے کا حق والدین ہی کو پہنچتا ہے اس لئے کہ وہ اس سے خوب واقف ہوتے ہیں۔ کہ ان کے بچوں کے حالات و جذبات کیا ہیں اور ان کی تربیت کیسے کی جانی چاہئے ہاں اس کے لئے والدین کی اپنی تربیت بہت ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں بعض والدین ایسے سوال پوچھنے پر ڈانٹ دیتے ہیں۔ اور کچھ نہیں بتاتے یہ طریق صحیح نہیں جواب ہر سوال کا دینا چاہئے اور انداز جواب پر حکمت اور باسلیقہ ہونا چاہئے اگر جواب بالکل نہیں دیا جائے گا تو بچہ والدین سے مایوس یا بدظن ہو کر ان سے کترانے لگے گا۔ اور آئندہ وہی سوال ان کی بجائے ایسے لوگوں سے پوچھے گا جو اس بات کے ویسے ہرگز اہل نہیں ہوں گے جیسا کہ والدین۔ والدین کا سلوک اس سلسلہ میں بچوں سے ایسا

باقی صفحہ 7 پر

یاد رفتگاں

بشیر الدین احمد سامی

ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب

پشاور کے مکرم خواص خان صاحب کے بیٹے ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب 1996ء کے آخر میں اس جہان سے کوچ کر گئے۔ کینسر جیسی موذی مرض کا شکار ہوئے۔ ظاہری حیلے سب جاتے رہے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے رحم کا وسیلہ ان کی زبان پر تادم حیات جاری رہا۔ ڈاکٹر صاحب بہت نیک دل انسان تھے۔ گفتگو میں دھیما پن تھا۔ دینی تعلیم پر چلنے کے لئے قدم مارنے والے وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں گھر میں ایک مخلص بی بی سلمہ مبارکہ خان کا ساتھ دے رکھا تھا۔ صائب' رائے رکھنے والے والی خاتون ہیں۔ جماعت برطانیہ کی شوریٰ ہو۔ یا عالمی شوریٰ دونوں میں میاں بیوی کے نام رائے دہندگان کی فہرست میں ہوتے تھے۔

ڈاکٹر سعید خان صاحب سے میری شناسائی 1954ء سے تھی جب وہ پشاور سے کراچی ڈاکٹری کی تعلیم کے لئے آئے اور احمدیہ ہال میں ٹھہرے۔ قصہ خوانی سے نکل کر آنے والے نوجوان کے لئے کراچی ہزار داستان سے کم نہ تھی۔ خاکسار اپنے ساتھی عبدالمجید بٹ سمیت ان دنوں احمدیہ ہال میں مقیم تھا۔ اور ہم چھت پر رہا کرتے تھے۔ مقامی جماعت نے اس نئے مہمان کو ہماری مہمان نوازی میں دے دیا۔ لیکن جلد ہی مکرم میاں محمد طاہر صاحب جو امریکہ میں ڈاکٹر ہیں۔ ان دنوں میڈیکل کے آخری سال میں تھے۔ کی کوشش سے ہوسٹل میں جگہ مل گئی۔ چنانچہ ہم مکرم سعید احمد خان صاحب کو اس ہوسٹل میں چھوڑ آئے۔ جہاں سے جب انسان باہر آتا ہے۔ تو وہ گرد و پیش بھول چکا ہوتا ہے۔ اس کے پاس فقط امراض کی جان پہچان ہی باقی رہ گئی ہوتی ہے۔ پھر خدا نے جانے وہ کب ڈاکٹر بنے اور کہاں کہاں گئے۔ ہاں اس مہمان کی خاموش طبعی۔ سادگی اور دینداری کا تاثر ضرور قائم رہا۔ جس نے ہمارے دل میں پشاوریوں کے لئے بہت خوبصورت جگہ بنا لی تھی۔ حسن اتفاق کہ زمانہ ہمیں بھی پشاور لے گیا۔ اس دوران ڈاکٹر صاحب کے والد بزرگوار خواص خان صاحب سے جماعتی تعلق سے میل ملاپ تو رہا لیکن کبھی یہ خیال نہ آیا کہ ان کا صاحبزادہ ایک وقت میں ہمارے ہاں کراچی میں مہمان ہوا تھا۔ یہ بات اس وقت سامنے آئی جب ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب سے انگلستان میں ملاقات ہو گئی۔ پرانی یادیں ابھر کر سامنے آگئیں۔ "اسے بھی یاد تھا۔ بلاشبہ یوں لگا گردش ایام نے پیچھے کی طرف دوڑ کر ہمیں آپس میں ملا دیا ہے۔ ذکر خیر کے طور پر یہی کہوں گا۔ کہ ڈاکٹر صاحب بہت جلد جلد بڑھے۔ جماعت کی بھرپور خدمت کی سعادت پائی۔ انگلستان میں نارتھ کے علاقہ کے امیر رہے۔ بہتوں کو پیغام حق پہنچایا۔ اور امام جماعت کی جماعت میں ان کی شمولیت کا واسطہ بنے۔ ان کی اہلیہ بھی اس مہم میں ان کی برابر کی شریک رہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کے علاوہ مالی۔ قولی۔ عملی غرضیکہ سب راستوں سے رفاہ عامہ کے کاموں میں حصہ لیا۔ افریقہ کے ملکوں کے نادار مریضوں کا متعدد بار ان کے ملکوں میں جا کر علاج کیا۔ اور اپنے وسائل سے ادویات بہم پہنچائیں۔

حرف آخر یہی ہے۔ لبوں پر دعائیں سجا کر رکھنے والے نافع وجود تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

کشمیر میں سی آئی اے کا بھارت سے تعاون

بھارت کے سابق سیکرٹری خارجہ جے این ڈکشت نے انکشاف کیا ہے کہ جب وہ بھارت کے وزیر خارجہ تھے تو انہوں نے امریکی خفیہ ایجنسی سی آئی اے اور بھارت کی وزارت خارجہ کے درمیان تعاون کا معاہدہ تشکیل دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی وزارت خارجہ اور امریکی خفیہ ایجنسی کے درمیان تعاون کا سلسلہ گزشتہ 10 سال سے جاری ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جب سے مقبوضہ کشمیر میں آزادی کی تحریک نے زور پکڑا ہے بھارتی وزارت خارجہ اور امریکی خفیہ ایجنسی باہم بھرپور تعاون کر رہی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ پچھلے دنوں بھارتی خفیہ ایجنسی آئی بی کے سینیئر رکن رتنی سہگل نے امریکہ کے سفارت خانے کے سی آئی اے کے دو ایجنٹوں سے جو ملاقات کی تھی اس کا بھارتی اخبارات میں بہت چرچا ہوا تھا۔ یہ ملاقات بھارتی وزارت خارجہ اور سی آئی اے کے مذکورہ سمجھوتے کے عین مطابق تھی۔

اس خبر کو پڑھ کر وہ خبر سامنے آتی ہے کہ چند دن قبل مجاہدین کشمیر کی تنظیم آل کشمیر حریت کانفرنس نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کشمیری کا مسئلہ حل کرائے۔ امریکی خفیہ ایجنسی تو پہلے ہی مسئلہ کشمیر "حل" کرانے میں مصروف ہے۔ اس خبر کو کشمیری لیڈروں کی سادگی اور بھولپن ہی کہا جائے گا۔ اگر اس خبر کو ان خبروں کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے جس میں بتایا جا تا رہا ہے کہ کشمیر میں اسرائیلی ایجنٹ بھارتی فوج کی حمایت میں سرگرم عمل ہیں۔ تو صورت حال کی بڑی خوفناک تصویر سامنے آجاتی ہے۔ امریکہ یہ مسئلہ حل کرائے گا تو کیا کرائے گا؟ کشمیری حریت پسند امریکہ سے کیا آس لگائے ہوئے ہیں؟

○○○

عراق کی امریکہ کے اتحادیوں سے اپیل

خلیج کی جنگ کے دوران امریکہ کے جن اتحادیوں نے امریکہ کے ساتھ مل کر عراق پر حملہ کیا تھا انہیں اب چاہئے کہ وہ عراق پر عائد اقوام متحدہ کی پابندیاں ختم کرانے کی کوشش کریں۔ یہ بات عراق کے ایک نیم سرکاری اخبار کی رپورٹ میں کہی گئی ہے۔

اخبار نے لکھا ہے کہ امریکہ اقوام متحدہ کی قرار داد کی من پسند تشریح کر کے عراق پر اقوام متحدہ کی طرف سے عائد کردہ پابندیاں برقرار رکھنا چاہتا ہے تاکہ وہ عراق سے انتقام لے۔

دریں اثناء عراقی صدر کویت پر عراقی حملے کی چھٹی سالگرہ پر قوم سے خطاب کریں گے۔

علاوہ ازیں عراق نے ایتھوپیا کی طرف سے سوڈان کے دو جنوبی قصبوں پر حملہ کی مذمت کی ہے۔ عراق نے عرب لیگ سے اپیل کی ہے کہ وہ ایتھوپیا کے اس اقدام کے خلاف سوڈان کی حمایت کریں۔

عراق پر اقوام متحدہ کی طرف سے اقتصادی پابندیاں 1990ء میں اس وقت عائد کی گئیں جب عراق نے ایک طوفانی حملہ کر کے کویت پر چند گھنٹوں کے اندر قبضہ کر لیا تھا اور کویت کے حکمران شیخ صباح السالم الصباح فرار ہو کر سعودی عرب چلے گئے تھے۔

امریکہ کے کئی اتحادی عراق پر سے یہ پابندیاں اب ختم کرانا چاہتے ہیں۔ مگر امریکہ اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آرہا۔ اور بعض مغربی ممالک کی ان کوششوں کو ناکام بنا دیتا ہے۔ جو وہ عراق پر سے پابندیاں ہٹانے کے لئے کرتے ہیں۔

لیکن عراقی تیل فروخت کرنے کے معاملے میں امریکہ نے جو نرمی دکھائی ہے اس سے امید کی جاتی ہے کہ اقتصادی پابندیاں ہٹانے میں بھی وہ پہلے سے نرم اختیار کرے گا۔ عراق کو دو ارب ڈالر کا تیل فروخت کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اس سے عراق کی خراب اور تباہ حال معیشت کے سدھرنے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔

○○○

فرانس اور عراق میں تعاون

فرانس ان ممالک میں سے ہے جو عراق کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اب چھ سال گزرنے کے بعد عراق پر سے اقوام متحدہ کی پابندیاں ختم کر دی جائیں۔

چنانچہ فرانس کی 50 بڑی کمپنیوں کے نمائندے فرانس کی فوج کے سابق سربراہ جینو لاکاز کی قیادت میں اگلے ہفتے عراق روانہ ہو رہے ہیں۔ تاکہ عراق کو اقوام متحدہ کی طرف سے خوراک حاصل کرنے کے لئے جو 2 ارب ڈالر کا تیل فروخت کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس سلسلے میں عراق کو ساز و سامان فراہم کر سکیں۔

فرانس کی طرح اور کئی ملکوں کی کمپنیاں بھی عراق سے تجارت کی خواہش مند ہیں تاکہ اس دو ارب ڈالر میں سے وہ بھی کچھ حصہ حاصل کر سکیں۔

○○○

پاکستانی تجویز کی منظوری

کوسٹاریکا کے شہر سنجونس میں تجارت مالیات اور سرمایہ کاری کے بارے میں ترقی پذیر ملکوں کی کانفرنس میں پاکستان کی یہ تجویز منظور کر لی گئی ہے کہ ترقی پذیر ملکوں کی سربراہ کانفرنس بلائی جائے۔ بھارت نے اس تجویز کی مخالفت کی تھی لیکن بھارت کے اعتراضات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یہ پاکستانی تجویز منظور کر لی گئی۔

ترقی پذیر ملکوں کے سربراہوں کی یہ کانفرنس کب اور کہاں ہو گی اس بارے میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا تاہم اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ تیسری دنیا کے ممالک میں عام لوگوں کا معیار

باقی صفحہ 7 پر

یادرفتگان

محترم مرزا محمد شریف بیگ صاحب پتوکی

رانا مبارک احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

خاکسار آج ایک سلسلہ کے بزرگ محترم مرزا محمد شریف بیگ صاحب آف پتوکی ضلع قصور کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہے۔ آپ 1893ء میں لنگروال ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم حضرت مرزا دین محمد صاحب بانی سلسلہ کے رفیق تھے۔ اس لحاظ سے مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب پیدائشی احمدی تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ اور پھر لنگروال کی رہائش کے ساتھ قادیان آکر رہائش اختیار کر لی۔ اور پھر قادیان میں آکر آپ نے اینٹوں کا بھٹہ لگایا۔ دوسرا مقصد یہ بھی تھا۔ کہ قادیان آکر پوری طرح امامت سے تعلق قائم رہے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ لاہور آئے اور وہاں سے پھر پتوکی ضلع قصور میں رہائش اختیار کر لی۔ پتوکی میں آتے ہی آپ نے دن رات محنت کر کے جماعت کو مضبوط سے مضبوط تر بنا دیا۔ پتوکی میں عبادات کا سنٹر بنایا۔ خود بھی عبادت باجماعت کے عادی رہے۔ اور باقی احمدی بھائیوں کو بھی اس طرف خصوصی طور پر توجہ دیتے تھے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ کی کتب پڑھنے کے لئے خصوصی توجہ دیتے تھے۔ آپ ایک طویل عرصہ پتوکی میں' صدر جماعت اور قصور کے بھی امیر جماعت رہے۔ آپ نے ہمیشہ عہدے داروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی طرف خصوصی توجہ دی۔ آپ کی شادی محترمہ رشیدہ بیگم سے ہوئی۔ آپ کے ہاں تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں۔ جن میں آپ کے بڑے بیٹے مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب ایک طویل عرصہ آپ کی وفات کے بعد صدر جماعت پتوکی اور نائب امیر ضلع قصور رہے۔ آپ یعنی مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب پتوکی شہر میں اتنے زیادہ ہر دل عزیز تھے۔ کہ کئی دفعہ پتوکی شہریوں کی طرف سے آپ کو درخواست کی جاتی رہی۔ کہ ہم آپ کو اپنا لیڈر بناتے ہیں۔ لیکن آپ ہمیشہ رد کرتے رہے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ مہمان نوازی اتنی زیادہ تھی۔ کہ روزانہ ہی پتوکی اسٹیشن سے کوئی نہ کوئی مسافر گھر لے آتے۔ کھانا کھلاتے اور اس کی مدد کرتے رہے۔ آپ ہر غریب کا خیال کرتے تھے چونکہ آپ کی آٹا چکی بھی تھی۔ اس لئے آپ آٹا بہت زیادہ خیرات کرتے تھے۔ مرکز سے جس قدر علماء آتے۔ تو آپ کے پاس ہی مہمان ٹھہراتے۔ اس طرح مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب بہت ہی مہمان نواز تھے۔ غالباً ان کو مہمان نوازی ورثہ میں ملی تھی۔ اس لئے گھر میں مہمانوں کا سلسلہ ہمیشہ سے رواں دواں تھا۔ ہر ایک مہمان کا خیال رکھنا۔ اس کے ٹھہرنے کے لئے انتظام کرنا۔ اس کے نہانے وغیرہ کا انتظام کرنا۔ مہمان کی طبیعت کی پسند کے مطابق یہ سب کچھ شوق سے کرتے۔ پتوکی کے اردگرد دیہات کے زمیندار آپ کے ہاں قیام کرتے۔ اور بعض اوقات مہمان اپنے خاندان کے ساتھ مہینوں بھی رہے۔ لیکن جو سلوک پہلے دن تھا۔ آخر دن تک برقرار رہتا۔

آپ کو امامت سے خصوصی پیار رہا۔ اور اس طرح آپ نے ابتدائی زندگی میں قادیان رہائش رکھی۔ حالانکہ لنگروال میں آپ کے سب عزیزو اقارب زمیندارا کرتے تھے۔ لیکن آپ ہمیشہ امامت کے ساتھ رہنے کی خواہش میں قادیان رہے۔ آپ کے پتوکی قیام کے عرصہ میں آپ پر بہت ساری تکلیفوں کے وقت آئے لیکن آپ نے بڑی ہی ہمت سے ہر مصیبت کا مقابلہ کیا۔

آپ نے اپنی ایک بیٹی کی شادی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد پر مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب ابن مکرم مرزا سلطان محمد صاحب سے کی۔ صرف مکرم مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب (محمدی بیگم کے بیٹے) اپنے بھائیوں میں سے احمدی ہیں۔ مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب کے بھی کئی عزیز احمدیت میں داخل نہیں ہوئے۔ لیکن اس کے باوجود وہ لوگ آپ کے پاس فیصلہ جات کروانے آتے تھے۔ مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب اپنے والد ماجد محترم مرزا محمد شریف بیگ صاحب کے بارے میں بتایا کرتے تھے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہر باپ اپنی اولاد کے لئے قابل احترام ہوتا ہے۔ دینی لحاظ سے بھی اور اخلاقی بھی۔ ہر مذہب نے والدین کے اکرام کو قائم کیا ہے۔ اس طرح ہمارے والد محترم بھی اپنی اولاد سے خاص پیار رکھتے تھے۔ اور ہمیشہ نصیحت کرتے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔ آپ پر جب بھی کوئی مشکل آتی۔ آپ خدا کی طرف فوری رجوع کرتے اور ہمیشہ صبر سے کام لیتے۔ آپ کے چہرے پر کبھی پریشانی نہیں دیکھی۔ چھوٹا ہو یا بڑا ہر کسی سے نہایت محبت سے پیش آتے۔ آخر آپ نے 11۔ ستمبر 1958ء کو 65 سال کی عمر میں پتوکی میں ہی وفات پائی۔ اور شہر کی ایک کثیر تعداد غیر از جماعت نے بھی آپ کے جنازہ میں شرکت کی۔ آج 38 سال فوت ہوئے ہو گئے۔ لیکن پھر بھی لوگ آپ کو نیک نام سے یاد کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکے مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب۔ مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب اور مرزا محمد حمید بیگ صاحب اور پانچ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب ہی سلسلہ کی خدمت کرنے والے عہدے دار ہیں۔ آخر میں الفضل پڑھنے والے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ محترم مرزا محمد شریف بیگ صاحب کو جنت میں جگہ دے اور بلند درجات نصیب کرے آمین۔

○○○

تبدیلی فون

○ مکرم ملک محمود احمد دار العلوم غربی ربوہ نیا فون نمبر 212990

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر30981

I Khusna Abdul Rakhim s/o E Abdul Mannan

پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت 1975ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 94-10-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- 1/2 حصہ مکان مع زمین... مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/10700000 روپے-2- 1/2 حصہ زمین برقبہ 606 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/3787500 روپے-3- 1/2 حصہ زمین برقبہ 225 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/4500000 روپے-4- موٹر سائیکل وسپا مالیتی-/900000 روپے- 5- فرنیچر مع ورکشاپ مالیتی-/5000000 روپے- کل جائیداد-/24887500 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/400000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Khusna Abdul Rakhim انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Abdul kari انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 Sarpan انڈونیشیا۔

مسل نمبر30982

I Ir. Abdul shamad Mahmud s/o Abdul Wahid

پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 96-2-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- مکان برقبہ 175 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/63245000 روپے-2- مکان برقبہ 140 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/54607000 روپے-3- مکان برقبہ 178 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/76505000 روپے-4- مکان برقبہ 179 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/54657000 روپے-5- زمین برقبہ 51 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی-/14535000 روپے-6- کار Toyota ماڈل 1976ء مالیتی-/5000000 روپے-7- موٹر سائیکل ہنڈا ماڈل 1990 مالیتی-/2950000 روپے- کل جائیداد-/271499000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/1000000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Ir. Abdul Shamad Mahmud انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Drs. Muhammad wendi انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Sriyati انڈونیشیا۔

مسل نمبر30983 میں اصغری بیگم زوجہ احسان اللہ خان قوم سید پیشہ خانہ داری عمر70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آسٹریلیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 93-8-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 7 تولہ مالیتی-/36340 روپے پاکستانی- اور حق مہر-/25000 روپے پاکستانی- اس وقت مجھے مبلغ-/550 $ A آسٹریلین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ اصغری بیگم آسٹریلیا گواہ شد نمبر1 Karim Ahmad آسٹریلیا گواہ شد نمبر2 Sohrabali آسٹریلیا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 23- جنوری 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت الرابع-97-1-22 (دوبارہ)۔
3-30 المائدہ- حیدر آباد مرچ کری- (دوبارہ)۔
3-45 عربی پروگرام- قصیدہ- نظم۔
4-00 ہومیوپیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)۔
7-00 درثمین حصہ 26 (دوبارہ)۔
7-30 کینیڈین ڈسک
8-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 عربی پروگرام قصیدہ- نظم۔
9-15 درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-22 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر سندھی پروگرام۔
1-00 المائدہ- حیدر آباد مرچ کری۔
1-15 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگالی پروگرام۔
4-30 لائیو- درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-97-1-23۔
6-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
6-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
6-30 چینی پروگرام- (-) اصول کی فلاسفی۔
7-00 رات ہومیوپیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
8-00 کوئز- نصرت جہاں اکیڈمی بمقابلہ یونیک سکالرز- (فائنل)
8-30 الزامات کے جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 94-4-21- حصہ دوئم۔
9-00 لقاء مع العرب- (نیا)۔
10-00 بوسنین پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

جمعہ 24- جنوری 1997ء

12-00 رات- جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-23 (دوبارہ)۔
3-45 ہومیوپیتھک کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 کوئز نصرت جہاں اکیڈمی بمقابلہ یونیق سکالرز (فائنل) (دوبارہ)۔
7-30 صبح- الزامات کے جوابات- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (94-4-21) حصہ دوئم (دوبارہ)۔
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-15 درس کلام الٰہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-97-1-23 (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر تقریر از مولانا عبدالسلام طاہر۔
1-00 بزم مشاعرہ (دوبارہ)۔
2-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
3-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں۔
5-30 نظم۔
6-00 خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 97-1-24۔
7-15 رات- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-45 بیت بازی- ناصرات الاحمدیہ (فائنل)
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 سواحیلی پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

ہونا چاہئے جس سے بچوں کے دلوں میں ان کے متعلق اعتماد بڑھے اور جس سے ایک پاکیزہ قسم کی بے تکلفی کا ماحول پیدا ہو۔ بچے جو بات پوچھیں اپنے والدین سے آکر پوچھیں، ہاں فزیالوجی اور بایالوجی کی تعلیم میں ضمناً بہت سی معلومات جنسی معاملات کے بارے میں بچوں کو دی جا سکتی ہیں اور ان سے ہرگز ہچکچانا نہیں چاہئے بلکہ تعلیم کا حصہ سمجھ کر بتانی چاہئیں لیکن ان میں بھی غیر ضروری تفاصیل میں جانے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

مختصر یہ کہ جیسے جیسے بچے سوال پوچھنے کے قابل ہوتے جائیں ویسے ہی ان کے سوالوں کے جواب دیئے جائیں۔ جب والدین اس سلسلہ میں اپنے دماغوں پر ذرا بھی بوجھ ڈالیں گے تو وہ لازماً اپنے بچوں کے حسب حال ان کے تمام سوالوں کے پر حکمت جواب بھی ضرور دریافت کریں گے۔ پھر کبھی کبھی والدین کو اپنے بچوں کے ساتھ ایسی بے تکلفی کی باتیں بھی کرنی چاہئیں۔ جن سے انہیں اپنے بچوں کی جنسی دلچسپیوں کا علم ہوتا رہے تندرست بچوں کے متعلق تو کچھ مشکل پیش نہیں آتی۔ وہ اپنا بچپن اچھی طرح گزار کر بڑی عمر کی دلچسپیوں اور ذمہ داریوں میں آسانی سے داخل ہو جاتے ہیں۔ لیکن جن بچوں میں کوئی دماغی نقص ہو ان کے علاج اور نقص کی تشخیص کے لئے ان کی دلچسپیوں کا علم ہونا بہت مفید ہوتا ہے۔ لیکن احتیاط از حد ضروری ہے کہ اس سارے سلوک میں والدین کے جذبات کو ایسا دخل نہ ہو کہ وہ اپنے بچوں کا اعتماد کھو بیٹھیں۔

(تحریر- جون 1978ء)

بقیہ صفحہ 6

زندگی بہتر بنانے کے لئے ہونے والے پیش رفت کا جائزہ لیا جا سکے۔

بظاہر یہ ایک مثبت تجویز ہے اور عالمی سربراہوں کے اس طرح سے اکٹھے مل بیٹھنے سے ترقی پذیر ممالک کی بہتری کی تجاویز سوچی جا سکیں گے۔ لیکن بھارت کی مخالفت کی وجہ اس کے سوا کوئی اور سمجھ نہیں آتی کہ چونکہ یہ تجویز پاکستان نے پیش کی ہے اس لئے اس کی مخالفت لازماً کی جائے۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 21 - جنوری- 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 13 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت کی برطرفی کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت کے دوران اپنے ریمارکس میں کہا کہ اسمبلی کی برطرفی کا صرف حکم کافی نہیں جواز بھی ضروری ہے۔ حاجی سیف اللہ کیس میں مواد موجود نہیں تھا اس لئے عدالت کو آوٹ لائن کو اپنانا پڑا۔ ہم سسٹم بچانا چاہتے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے وکیل بیرسٹر اعتزاز احسن نے کہا کہ مرتضیٰ بھٹو کا قتل سازش تھا۔ لیکن بے نظیر نے یہ کبھی نہیں کہا کہ اس میں فوج ملوث ہے۔ وہ اس بات کی تردید بھی کر چکی ہیں۔ غنوئ نے 5 نومبر تک قتل کا الزام کسی پر نہیں لگایا۔ فاضل چیف جسٹس نے دریافت کیا کہ کیا صدر کی رپورٹ میں میٹریل ہے؟ صدر کے وکیل خالد انور نے کہا کہ غنوئ کے بیانات ریکارڈ پر ہیں کہ بے نظیر اور زرداری ملوث ہیں۔ اعتزاز احسن نے سوال کیا کہ غنوئ نے پہلے نام کیوں نہ لیا؟ خالد انور نے جواب دیا کہ وہ خوفزدہ تھیں۔

○ امریکہ کے صدر کلنٹن نے دوسری چار سالہ مدت صدارت کے لئے حلف اٹھا لیا۔ انہوں نے اس موقع پر کہا کہ امریکہ پوری دنیا میں فروغ امن کا داعی ہے۔

○ معزول وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنی آئینی پٹیشن کے فیصلے کی توقع میں پی ڈی ایف کے سابق ارکان اسمبلی کو ہدایت کی ہے کہ وہ 28 جنوری تک اسلام آباد پہنچ جائیں۔ اور وہیں قیام کریں۔

○ گوجر خان میں بچوں کے سکول کی ایک ویگن شدید دھند کے باعث بغیر پھاٹک کے ریلوے پھاٹک پر کوئٹہ ایکسپریس سے ٹکرا گئی جس سے چھ معصوم بچے دو استانیاں اور وین کا ڈرائیور موقع پر ہی ہلاک ہو گئے جبکہ ایک ٹیچر اور چھ بچے زخمی ہیں۔

○ حیدر آباد سندھ میں کچی شراب پی کر 48۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ مرنے والوں کی عمریں 18 سے 35 سال ہیں وہ چوڑی بنانے کا کام کرتے تھے۔ ابھی متعدد افراد ہسپتالوں میں پڑے ہیں جن کی حالت نازک ہے۔ متعدد شرابی طبیعت کی خرابی کے باوجود کوڑوں کی سزا کے ڈر سے ہسپتال نہیں جا رہے۔

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ صدر اور نواز شریف میں اندرون خانہ معاملات طے پا گئے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بے نظیر بھٹو کے بھی نواز شریف سے خفیہ رابطے ہیں۔ صدر نواز شریف کو لا کر اپنی سیٹ پکی کرنا چاہتے ہیں۔ اقتدار چند خاندانوں کی وراثت بن گیا ہے۔ غریبوں کی باری قیامت تک نہیں آئے گی۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ عوام بے نظیر حکومت کی بحالی قبول نہیں کریں گے۔ ہم بھی حکومت نہیں چلنے دیں گے لغاری خود کرپٹ اسٹیبلشمنٹ کا حصہ ہیں۔ موجودہ طریق انتخاب اور نظام کے تحت آنے والی کسی بھی حکومت کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ قومی سلامتی کونسل خود ایک طرح کا مارشل لاء ہے سارے اختیارات ہاتھ میں لینے سے سول اداروں کی کرپشن کا الزام فوج پر آئے گا۔ تنازعہ کشمیر کے حل ہونے تک فوج کا بجٹ مزید زیادہ ہونا چاہئے۔

○ صدر مملکت نے امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل کو یقین دلایا ہے کہ الیکشن تین فروری کو ہی ہوں گے۔

○ بھارت نے الزام لگایا ہے کہ اس نے گزشتہ دنوں جو جاسوسی طیارہ مار گرایا تھا وہ پاکستان کا تھا اور اسرائیل کا بنا ہوا تھا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اقتدار میں آتے ہی قومی سلامتی کونسل کو ختم کر دیں گے۔ سیہون کو سندھ کا دارالحکومت بنانے کی باتیں کرنے والے "جناح پور" کی راہ ہموار کر رہے ہیں فاروق الحق کو صدارتی نظام نافذ نہیں کرنے دیں گے روہڑی میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں بھٹو کی بیٹی اور مرتضیٰ کی بہن ہوں۔ بھٹو خاندان کے دشمنوں کے آگے نہیں جھکوں گی۔

○ سپریم کورٹ نے کہا ہے عدالت اس بات کا جائزہ لے گی کہ بے نظیر کیس نواز شریف کیس پر پورا اترتا ہے یا نہیں۔

○ ایران نے بھارت کے ساتھ رشتہ دفاع میں منسلک ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ ایرانی سفیر نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان دفاعی تعاون کے بہت زیادہ امکانات ہیں۔ اچھی سروعات کی گئی ہیں امید ہے کہ بھارت حقیقی اقدامات کرے گا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری اطلاعات مشاہد حسین نے کہا ہے کہ ہمارا ایم کیو ایم سے کوئی انتخابی معاہدہ نہیں۔

○ لاہور میں بم دھماکے میں سپاہ صحابہ کے لیڈروں کی ہلاکت کے خلاف تیسرے روز بھی کئی شہروں میں ہڑتال رہی۔ بہاولنگر میں مکمل ہڑتال رہی۔ احتجاجی جلسہ ہوا اور جلوس نکالا گیا۔ کراچی میں ایک بس پر پتھراؤ ہوا۔ ایک ٹیکسی کو نذر آتش کر دیا گیا حیدر آباد اور کراچی میں جزوی ہڑتال رہی۔

○ پیپلز پارٹی کی اعلیٰ قیادت نے فیصلہ کیا ہے ان کی حکومت کی بحالی صورت میں بے نظیر بھٹو فوری طور پر اعتماد کا ووٹ حاصل کریں گی۔

○ تحریک جعفریہ کے ساجد نقوی نے کہا ہے کہ مذہبی جنونیت کو روکیں ورنہ کوئی بھی باقی نہیں بچے گا۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ مجھے پورا یقین ہے کہ لاہور میں سیشن کورٹ میں بم دھماکہ "را" نے کرایا ہے ماضی میں بھی را ہی کے ایجنٹ گرفتار ہوئے تھے جو مسلمان تھے۔ ملزم کے بیان پر رائے نہیں دینا چاہتا۔ حالات کا تقاضا ہے کہ کسی مسلمان قوم سے تعلقات خراب نہ کئے جائیں۔ انہوں نے حکومتی سطح پر آل پارٹیز کانفرنس بلانے کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ دھماکہ حکومتی ناکامی نہیں۔ یہ مرض قومی معاشرتی وجود میں سرایت کر چکا ہے۔ تدارک کے لئے مل کر کوششیں کرنی چاہئیں۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ معاشی تباہی سے بچنے کے لئے ایسی شرائط ماننا پڑیں جو عوامی پریشانی کا باعث بنیں۔ لاہور سٹاک مارکیٹ کو کمپیوٹرائز کرنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سرمایہ کاری کے میدان میں حکمرانوں کو ایجوکیٹ کرنے کی ضرورت ہے۔

○ پیپلز پارٹی انقلابی گروپ کے چیئرمین نے سابق وزیر تجارت چوہدری احمد مختار کے خلاف احتساب کمیشن میں ریفرنس دائر کر دیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ ووٹوں کی قیمت لگانا کھلم کھلا قابل جرم ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر کے دور میں لٹیرے وی آئی پی بنا دیئے گئے۔ برسر اقتدار آکر مہنگائی کی کمر توڑ دیں گے۔

○ ڈی آئی جی نے بتایا ہے کہ لاہور میں بم دھماکے کا ملزم محرم علی امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے بانی کا تربیت یافتہ ہے اس نے ڈاکٹر سے مل کر دھماکہ کیا۔ وہ اپنی بیوی کو قتل کر چکا ہے۔ وہ امداد علی اور اس کے بیٹے کی مدد سے پاراچنار گیا دستی بم اور اسلحہ برآمد ہونے پر کچھ عرصہ قبل گرفتار بھی ہوا تھا۔

○ مولانا اعظم طارق نے مطالبہ کیا ہے کہ محرم علی کے بیان کے بعد اب حکومت کو چاہئے کہ وہ ساجد نقوی کو فوراً گرفتار کرے۔

جدید ڈیزائنوں کے اعلیٰ زیورات بغیر ٹانکے کے بنوانے یا خریدنے کیلئے تشریف لادیں۔ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی
محمود جیولرز ربوہ
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
پروپرائیٹر: چوہدری محمود احمد راجپوت
فون دوکان: 212381 رہائش: 212181

• احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائت
• بغیر ٹانکے کے جدید ڈیزائنوں میں زیورات تیار کئے جاتے ہیں
دیانت و اعتماد کا مظہر
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم، رضوان اسلم

ترقی کی جانب ایک اور قدم
ماہ فروری 97ء سے اسلام آباد شاخ کا قیام
جہاں ادارہ ہذا کی تمام ادویات دستیاب ہوں گی
حکیم شیخ بشیر احمد ایم اے فاضل الطب والجراحت ہر ماہ پانچ دن کیلئے مریضوں کا معائنہ کیا کریں گے۔
منجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: گولبازار ربوہ فون: 211538
برانچ آفس: 2-K پلازہ مرکز I-9 اسلام آباد

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اسٹیٹ کمیشن ایجنٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212508